49897 ـ كيا باربار عمره كرنا جائز ہے ؟ اوردوعمروں كے درميان كتناوقفہ ہونا چاہيے ؟

سوال

ان شاء اللہ ہم شعبان كے آخراوررمضان المبارک کے شروع ميں عمره كرينگے ، ميرا سوال يہ ہے كہ : كيا ايک سے زياده عمره كيا جاسكتا ہے ؟
دوسروں معنوں ميں اس طرح كہ ايک عمره كركے پھركچھ دير انتظار كيا جائے اوردوباره احرام باندھ كردوسره عمره كرليا جائے ، اوردونوں عمروں كے درميان كتنا وقفہ ہونا ضروری ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

عمره كے تكرار ميں كوئي حرج نہيں ، اورنبی صلی اللہ عليہ وسلم نے ايک عمره كے بعد دوسرا عمره كرنے پرابھارا اوران دونوں عمروں كے مابين وقت كی كوئي تحديد نہيں كی ـ

ابن قدامہ اپنی كتاب المغنی ميں كہتے ہيں :

سال ميں كئي ايک بارعمره كرنے ميں كوئي حرج نہيں ، علی ، ابن عمر ، ابن عباس ، انس ، اورعائشہ رضي اللہ تعالی عہنم اورعكرمہ ، امام شافعی ، سے يہ روايت كيا گيا ہے ، اس ليے كہ عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا نے نبی صلی اللہ عليہ وسلم كے حكم سے ايک ماه ميں دوبار عمره كيا اوراس ليے بھی كہ نبی صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(ايک عمره دوسرے عمره كے مابين گناہوں كا كفاره ہے) متفق عليہ ـ

اورشيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذيل سوال پوچھا گيا :

كيا رمضان المبارک ميں اجروثواب كے حصول كے ليے باربار عمره كيا جاسكتا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالی كا جواب تھا :

اس ميں كوئي حرج نہيں ، نبی صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :

(ايک عمره دوسرے عمره كے مابين گناہوں كا كفاره ہے ، اور خالص حج كا اجرجنت كے علاوه كچھ نہيں) صحيح

بخاری حدیث نمبر (1773) صحیح مسلم حدیث نمبر (1349) ۔

جب وہ تین یا چاربارعمرہ کرنے تواس میں کوئي حرج نہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا نے حجۃ الوداع میں بیس یوم سے بھی کم مدت میں دو عمرے کیے تھے ۔ اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن باز (17 / 432) ۔

اورلجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میں مکہ سے سوکلومیٹر کی مسافت پرایک بستی میں رہائش پذیر ہوں ، اورہرسال رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ عمرہ کرنے جاتا ہوں وہاں نماز جمعہ اورعصرکی نماز ادا کرکے اپنی بستی میں واپس لوٹتاہوں ، میں اس مسئلہ میں اپنے کچھ بھائیوں سے بحث کی تووہ مجھے کہنے لگے :

رمضان المبارک کے ہرہفتہ میں عمرہ کرنا جائز نہیں ہے ۔

لجنۃ الدائمۃ کا جواب تھا :

اگرتوواقعی ایسا ہی ہے جیسا آپ نے ذکر کیا ہے تویہ جائز ہے ، کیونکہ ایک اوردوسرے عمرہ کے مابین مدت کی تحدید میں کوئي نص نہیں پائي جاتی اھ ۔دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11/ 337) ۔

اوربعض علماء کرام نے دو عمروں کے مابین مدت کی تحدید اس طرح کی ہے کہ جب مونڈنے کے لیے بال آجائیں تودوسرا عمرہ ہوسکتا ہے ، لھذا یہ مدت ایک ہفتہ یا دس یوم ہوسکتی ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی الشرح الممتع میں کہتے ہیں :

امام احمد کا قول ہے : اس وقت تک عمرہ نہ کرے جب تک اس کا سر سیاہ نہ ہوجائے ، یعنی جب بالوں سےسیاہ ہوجائے ۔

تواس بنا پرآج کل عام لوگ بار بار عمرہ کرتے ہیں اورخاص کررمضان المبارک میں تویومیہ عمرہ کرتے ہیں اوراگرچہ ان میں سےبعض ایک عمرہ دن میں اورایک رات میں نہیں کرتے یہ سلف کے مسلک کے خلاف ہے ۔اھ دیکھیں الشرح الممتع (7 / 242) ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

اورعلی رضي اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ : ہرماہ میں ایک بار ، اورانس رضي اللہ تعالی عنہ کا جب سربالوں سے سیاہ

ہوجاتا تووہ عمرہ کرنے چلے جاتے ، یہ دونوں امام شافعی نے اپنی مسند میں روایت کی ہیں ۔

اورعکرمہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے : جب استرے سے بال مونڈنا ممکن ہوں توعمرہ کرلے ۔

اورعطاء رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اگرچاہے وہ ایک ماہ میں دوبار عمرے کرسکتا ہے ۔

اورامام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : جب عمرہ کرے توسرمنڈانا یا بال چھوٹے کرانا ضروری ہیں ۔اوردس یوم میں سرمنڈانا ممکن ہے ۔ اھـ

اورشیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی مجموع الفتاوی میں کہتےہیں :

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ عمرہ کثرت سے کرنا مستحب نہیں ہے نہ تومکہ سے اورنہ ہی کہیں اور سے ، بلکہ دوعمروں کے مابین کچھ مدت ہونی چاہیے اگرچہ اتنے دن جس میں بال اگ آئیں جومنڈانے ممکن ہوں ۔ اھـ کچھ کمی وبیشی کے ساتھ

واللہ اعلم .